إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا

کفر و الحاد کی بے نظیر تحقیق

اِکفار المُلحدین

تصنیف

امام العصر حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ

مترجم

مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ عمر فاروق

ان الذین یلحدون فی اٰیٰتنا لا یخفون علینا (القراٰن)

کفر و الحاد کی بے نظیر تحقیق

اکفار الملحدین

تصنیف:

امام العصر محدث جلیل حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34594144 Cell: 0334-3432345

نام کتاب .... اکفار الملحدین

مؤلف .... حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ اوّل .... جون 2010ء

تعداد 1100

طابع .... القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر .... فیاض احمد 021-34594144

مکتبہ عمر فاروق 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

ملنے کے پتے

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی

اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی

ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ

کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی

مکتبۃ الفاروقی، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی

مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور

مکتبہ علمیہ، جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک

وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

فہرست عنوانات

ترجمہ اکفار لملحدین

اکثر فقہاء منکرِ خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کو مطلقاً کافر کہتے ہیں، چنانچہ "درر منتقی" میں شرح "وہبانیہ" سے اس کے ثبوت میں ذیل کا شعر نقل کیا ہے:

وصح تکفیر نکیر خلافة الله
عتیق وفی الفاروق ذاك اظهر

ترجمہ: "خلافت عتیق، یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر صحیح یہ ہے کہ کافر ہے اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور یہی بات قوی ہے۔"

فرماتے ہیں: بلکہ خلاصۃ "الفتاوی" اور "صواعق" میں تو نقل کیا گیا ہے کہ:

"اصل (مبسوط) میں امام محمد بن الحسن نے اس کی تصریح کی ہے (کہ منکرِ خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کافر ہے) اسی طرح "فتاوی ظہیریہ" میں بھی اسی کو صحیح کہا ہے جیسا کہ "فتاوی ہندیہ" (عالمگیری) میں مذکور ہے۔"

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا تساہل: فرماتے ہیں: لہٰذا علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بیان میں بحوالہ شرح "منیۃ المصلی" شبہ کی بنا پر منکرِ خلافتِ شیخین کو کافر نہ کہنے میں تساہل سے کام لیا ہے چنانچہ "خزانۃ المفتین" میں بھی اسی کو صحیح کہا ہے (کہ منکرِ خلافتِ شیخین مطلقاً کافر ہے) جیسا کہ "فتاوی البزازیہ" میں مذکور ہے۔

اسی طرح "فتاوی عزیزیہ" میں ج ۲ ص ۹۴ پر "برہان" سے اور "فتاوی بدیعیہ" سے اور اس کے علاوہ دیگر کتب فتاوی سے نیز بعض شوافع اور حنابلہ سے بھی نقل کیا ہے (کہ منکرِ خلافتِ شیخین کافر ہے) "برہان" کی عبارت حسب ذیل ہے:

"ہمارے علماء (احناف) اور امام شافعی رحمہم اللہ نے فاسق کی امامت کو اس مبتدع (گمراہ) کی امامت کو جس کی بدعت (گمراہی) پر کفر کا حکم نہ لگایا گیا ہو مکروہ کہا ہے نہ کہ فاسد جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فاسد فرماتے ہیں، لہٰذا ہمارے نزدیک تمام اہل بدعت (گمراہ فرقوں) کے پیچھے اقتداء جائز ہے، بجز جہمیہ، قدریہ، غالی رافضی، خلقِ قرآن کے قائلین، خطابیہ اور مشبہ کے (کہ ان کے پیچھے نماز قطعاً جائز نہیں، اس لئے کہ یہ تمام فرقے کافر ہیں)۔"

فرماتے ہیں: حاصل یہ ہے کہ جو مسلمان اہل قبلہ غالی نہ ہو اور اس کے کافر ہونے کا حکم نہ لگایا گیا ہو، اس کے پیچھے نماز جائز تو ہے مگر مکروہ ہے اور جو شفاعت، رویت الٰہی، عذاب قبر، کراماً کاتبین وغیرہ متواترات کا انکار کرے، اس کے پیچھے نماز قطعاً جائز نہیں اس لئے کہ یہ منکر یقیناً کافر ہے کیونکہ ان امور کا ثبوت صاحب شریعت سے حد تواتر و تیقن پہنچ چکا ہے، ہاں جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت

وجلال کی وجہ سے نظر نہیں آسکتے، وہ مبتدع ہے، (کافر نہیں، اس لئے کہ یہ نفس رویت کا منکر نہیں بلکہ یہ قصور فہم کی وجہ سے رویت الٰہی کو ناقابل حصول سمجھتا ہے) اس کے برعکس جو شخص "شیخین" پر سبّ و منکر ہو یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز قطعاً جائز نہیں (اس لئے کہ یہ امر متواتر مجمع علیہ کا منکر اور کافر ہے) ہاں جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (خلفائے ثلاثہ سے) افضل مانتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے اس لئے کہ یہ بھی مبتدع ہے۔ (کافر نہیں)

فرماتے ہیں: باقی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل بدعت کے پیچھے مطلقاً نماز جائز نہیں۔

وہ تمام خوارج کافر ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر کہتے ہیں: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مصنف "تحفۂ اثنا عشریہ" نے "تحفہ" کے آخر میں ان تمام خوارج کی تکفیر کو ترجیح دی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر کہتے ہیں، چنانچہ "باب التولی والتبری" کے مقدمہ سادسہ میں اس کو بیان کیا ہے، لیکن مصنف تحفہ نے اس مقام پر کفر و ارتداد میں فرق کیا ہے، لیکن کتب فقہ میں یہ فرق اس شخص کے حق میں، جو مسلمان ہونے کا مدعی ہو معروف نہیں ہے البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قصداً تبدیل مذہب کو ارتداد اور تبدیل مذہب کے قصد کے بغیر دین کو کفر کہتے ہیں، باقی ان کے بیان سے دونوں کے حکم میں کوئی فرق ظاہر نہیں ہوتا بجز اس کے کہ مرتد کا قتل واجب ہے اور کافر کا قتل جائز۔

"فتاوی عزیزیہ" میں حضرت شاہ صاحب کے بیشتر بیانات سے بھی خارجیوں اور ان جیسے لوگوں کی تکفیر ہی ظاہر ہوتی ہے، باقی فتاوی کے ج ۱ ص ۱۹ پر جو ان کا بیان ہے وہ خود ان کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے، چنانچہ ج ۱ ص ۱۲ و ۱۱۹ پر خود انہوں نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

التزام کفر اور لزوم کفر میں کچھ فرق نہیں: حضرت شاہ صاحب "فتاوی عزیزیہ" میں ج ۱ ص ۹۵ پر فرماتے ہیں کہ "امور یقینیہ میں التزام کفر اور لزوم کفر میں کچھ فرق نہیں (یعنی جو شخص کسی بھی قطعی موجب کفر قول یا فعل کا ارتکاب کرے گا وہ بہر صورت کافر ہو جائے گا، خواہ جان بوجھ کر ارتکاب کرے، خواہ نہ جانتا ہو، خواہ قصداً کفر کرے، خواہ نہ کرے) چنانچہ "تحفہ اثنا عشریہ" میں آیہ ۹۱ کے ذیل میں اور "باب امامت" کے عقیدہ نمبر ۲ کے ذیل میں آیت کریمہ "یایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه" کے تحت اس کا بیان موجود ہے اور کچھ اس کا بیان "باب تولی و تبری" کے

رسول اللہ ﷺ پر سب و شتم یا آپ ﷺ کی توہین و تنقیص کرنے والا کافر ہے، جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے:...... قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب "الخراج" ❶ میں فرماتے ہیں:

"جو مسلمان شخص رسول اللہ ﷺ پر (العیاذ باللہ) سب و شتم کرے، یا آپ ﷺ کو جھوٹا کہے، یا آپ ﷺ میں عیب نکالے، یا کسی بھی طرح آپ ﷺ کی توہین و تنقیص کرے وہ کافر ہے اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جائے گی۔"

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ "شفاء" میں فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ پر سب و شتم کرنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔"

شاتم رسول کی توبہ بھی مقبول نہیں:...... "مجمع الانہر"، "درمختار"، "بزازیہ"، "درر" اور "خیریہ" میں لکھا ہے کہ:

"انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کو سب و شتم کرنے والے (کافر) کی توبہ مطلقاً قبول نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے اس کے کفر اور معذب ہونے میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔"

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دنیوی احکام کے اعتبار سے تو اس کی توبہ کے قبول اور معتبر ہونے یا نہ ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے، (بعض کہتے ہیں شاتم رسول کی توبہ مقبول نہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے اور بعض اس کی توبہ کو قبول کرتے ہیں، بعض کے نزدیک کچھ تفصیل ہے) مگر فیما بینہ و بین اللہ اس کی توبہ مقبول ہے (یعنی اگر صدق دل سے اس نے توبہ کی اور اس پر زندگی بھر قائم رہا تو آخرت میں ان شاء اللہ سب و شتم رسول کے عذاب اور کفر سے بچ جائے گا) لیکن "خلاصۃ الفتاوی" میں منقول "محیط" کی عبارت کی مراجعت کرلی چاہیے کہ اس میں مشائخ حنفیہ کا قول یہ نقل کیا گیا ہے کہ: "عند اللہ بھی شاتم رسول کی توبہ قبول نہ ہوگی۔" یہ قول مجھے سوائے محیط کی عبارت کے اور کہیں نہیں ملا، ہو سکتا ہے کہ کتابت کی غلطی ہو۔

ضروری اور قطعی امور دین کا منکر اگرچہ اہل قبلہ میں سے ہو کافر ہے، نیز اہل قبلہ کے معنی اور مراد:...... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "شرح فقہ اکبر" میں (ص: ۱۹۵ سعیدی پر) فرماتے ہیں:

❶ ص: ۱۸۲ "فصل الحکم فی المرتد عن الاسلام"

"مواقف" میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر صرف اسی قول و فعل پر کی جائے گی جس میں ایسے امر کا انکار پایا جائے جس کا رسول اللہ ﷺ سے ثبوت یقینی طور پر معلوم ہو، یا مجمع علیہ ہو (یعنی امت کا اس پر اتفاق ہو) مثلاً محرمات (وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے) کو حلال جاننا اور کہنا، اس کے بعد قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مخفی نہ رہے کہ علماء احناف کے اس قول "لا یجوز تکفیر اهل القبلة بذنب" (کسی بھی گناہ کی وجہ سے اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں) کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو بھی کوئی نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے اس کو کافر کہنا جائز نہیں، اس لئے کہ وہ غالی رافضی جن کا عقیدہ یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس وحی بھیجی تھی، انہوں محمد ﷺ کے پاس پہنچا دی، یا جن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علی (العیاذ باللہ) خدا تھے، ایسے لوگ ہرگز مومن نہیں، اگرچہ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی حدیث (جو اس اصطلاح کا ماخذ ہے):

"من صلّی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك المسلم"

ترجمہ:...... "جو شخص ہماری (طرح) نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہمارے ذبیحہ کو (حلال سمجھے اور) کھائے وہ مسلمان ہے۔"

کی مراد یہی ہے کہ (تمام دین کو مانتا ہو اور کسی بھی موجب کفر عقیدہ اور قول و فعل کا مرتکب نہ ہو تو) ایسا شخص جو یہ تین کام کرے وہ مسلمان ہے، اگرچہ کیسے ہی کفریہ عقائد و اعمال کا مرتکب ہو)۔"

رافضی اور غالی شیعہ:...... "تحفۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں:

"رافضی بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نبی تھے اور (تمام کفریہ عقائد بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور اس کی تمام مخلوق قیامت تک ان پر لعنت کریں اور اللہ تعالیٰ ان کی آباد بستیوں کو ویران کردیں اور صفحۂ ہستی سے ان کا نام و نشان مٹادیں اور روئے زمین پر ان میں سے کسی متنفس کو زندہ نہ رہنے دیں، اس لئے کہ یہ لوگ اپنے غلو میں انتہا کو پہنچ گئے ہیں اور چونکہ یہ کفریہ عقائد پر مصر ہیں، اسلام کو انہوں نے بالکل خیر باد کہہ دیا ہے اور ایمان سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) کا، نبیوں (کی تعلیمات) کا اور قرآن (کی نصوص) کا انکار کردیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں سے اپنی پناہ میں رکھیں۔"

تحقیر کی نیت سے نبی کے نام کی "تصغیر" بھی کفر ہے:...... "تحفہ شرح منہاج" میں فرماتے ہیں:

"یا کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے، یا کسی بھی طرح ان کی تحقیر و توہین کرے، مثلاً تحقیر کی نیت سے بصورت تصغیر ان کا نام لے، یا ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کو جائز کہے، ایسا شخص کافر ہے۔ یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو آپ ﷺ سے پہلے نبی بنایا گیا ہے (آپ ﷺ کے بعد نہیں) لہٰذا ان کا آخر زمانہ میں آسمان سے اترنا باعث اعتراض نہیں ہو سکتا۔"

رافضی قطعاً کافر ہیں: ...... عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ "شرح فرائد" میں فرماتے ہیں:

"ان رافضیوں کے مذہب کا فساد اور بطلان ایسا بدیہی اور مشاہد ہے کہ اس کے لئے کسی بڑی دلیل کی بھی ضرورت نہیں (یہ عقائد) بھلا کیسے (صحیح اور درست ہو سکتے ہیں) جبکہ ان کی رائے ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا بعد میں کسی اور کے نبی ہونے کا جواز نکلتا ہے اور اس سے قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ قرآن تو صاف و صریح لفظوں میں اعلان کر رہا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں لہٰذا آخری رسول ہیں اور خدا کا رسول کہہ رہا ہے: "انا العاقب لا نبی بعدی" (میں (سب سے) پیچھے آنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) اور اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن و حدیث کے ان الفاظ کے وہی ظاہری معنی مراد ہیں جن کو ہر شخص سمجھتا اور جانتا ہے، یہ مسئلہ (تکذیب قرآن وحدیث) بھی ان مشہور مسائل میں سے ایک ہے، جن کی بنا پر ہم نے فلسفیوں کو کافر کہا ہے، (تو) رافضیوں کو کیوں نہ کافر کہیں) خدا ان پر لعنت کرے۔"

کافر ومبتدع کا فرق، کن امور پر اہل قبلہ کی تکفیر کی جاتی ہے: ...... "عقائد عضدیہ" میں فرماتے ہیں:

"ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر صرف ان عقائد کی بناء پر کہتے ہیں، جن سے خالق مختار کا انکار لازم آئے یا جن میں شریک پایا جائے، یا جن میں نبوت ورسالت کا انکار پایا جائے، یا کسی مجمع علیہ قطعی امر کا انکار پایا جائے، یا کسی حرام کو حلال مانا جائے، ان کے علاوہ باقی عقائد فاسدہ کا ماننے والا مبتدع (گمراہ) ہے۔"

جو شخص کسی مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہے: ...... ابو شکور سالمی "تمہید" میں فرماتے ہیں:

"رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ عالم کبھی بھی نبی کے وجود سے خالی نہیں ہو سکتا، یہ عقیدہ کھلا ہوا کفر ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو "خاتم النبیین" کے لقب سے یاد فرمایا ہے، اب جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے اور جو کوئی (بارادۂ تصدیق) اس سے معجزہ طلب کرتا ہے وہ بھی

کافر ہے، اس لئے معجزہ طلب کرنا عقیدۂ ختم نبوت میں شک کی دلیل ہے (اور امکان نبوت کا غماز ہے) رافضیوں سے علی الرغم یہ عقیدہ رکھنا بھی فرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی کوئی نبوت میں آپ ﷺ کا شریک نہ تھا، اس لئے کہ رافضی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور یہ صریح کفر ہے۔"

حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو امت نے قتل کر کے سولی پر لٹکایا ہے: ...... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ "شفاء" میں فرماتے ہیں:

"خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حارث نامی مدعی نبوت کو قتل کر کے (عبرت کے لئے) سولی پر لٹکایا تھا، اسی طرح اور بہت سے خلفاء اور سلاطین نے ایسے تمام مدعیان نبوت کو قتل کیا ہے اور علماء امت نے اس قتل کی تصویب و تائید کی ہے اور جو کوئی ان تصویب کرنے والے علماء کا مخالف ہے وہ بھی کافر ہے۔"

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سورۂ احزاب کی تفسیر کے تحت "بحر محیط" میں اس پر عملاً اجماع امت نقل کیا ہے۔

متواتر و مجمع علیہا امور کا منکر کافر ہے، نماز کے ارکان و شرائط یا اس کی صورت و ہیئت کا منکر کافر ہے: ...... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ "شفاء" میں فرماتے ہیں:

"اسی طرح اس شخص کو بھی قطعی طور پر کافر کہا جائے گا جو شریعت کے کسی بھی اصول کی اور ان قواعد و اعمال کی تکذیب یا انکار کرے جو نقل متواتر کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں اور ہر زمانہ میں ان پر امت کا اجماع رہا ہے، مثلاً جو شخص پانچوں نمازوں کی فرضیت کا یا ان کی رکعتوں اور رکوع و سجود کی تعداد کا انکار کرے اور کہے اللہ تعالیٰ نے تو ہم پر مطلقاً نماز فرض کی ہے یہ کہ پانچ ہوں اور اسی مخصوص صورت میں ہوں اور ان شرائط کے ساتھ ہوں (جیسا کہ دنیا اور ہی ملا کہتے ہیں) اس کو میں نہیں مانتا، اس لئے کہ قرآن میں تو اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث خبر واحد ہے (ثبوت کے لئے کافی نہیں) ایسا شخص قطعاً کافر ہے۔"

کن لوگوں کو کافر کہا جائے؟ ...... "شفاء" کی شرح "خفاجی" ج ۴ ص: ۵۲۳ تا ۵۲۷ "فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر" کے اور شرح "شفاء" ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقتباسات (جن میں ان لوگوں کی تعیین کی گئی ہے جن کو کافر کہا جائے گا)۔

ا...... جو حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانتا ہو: ...... خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: